سوال

(972) عورت کے لیے اپنی چوٹی پر جوڑا بنانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عورت کے لیے اپنی چوٹی پر جوڑا بنانا کیسا ہے جسے کہ لوگ کعکھ سے تعبیر کرتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عین سر کے اوپر بالوں کا اس طرح سے جمع کر لینا اہل علم کے نزدیک اس نہی یا تحذیر میں شامل ہے جس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس معروف حدیث (صنفان من اہل النار لم ارہما بعد) میں ذکر کیا ہے، اور اس میں ہے کہ "عورتیں ہوں گی کپڑے پہنے ہوئے مگر ننگی، مائل ہونے والی اور مائل کرنے والی، ان کے سر بختی اونٹوں کے جھکے کوہانوں کی مانند ہوں گے۔" (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات، حدیث: 2128 ومسند احمد بن حنبل: 2/355، حدیث: 8650 وصحیح ابن حبان: 16/500، حدیث: 6461۔) یہ حکم تو عین سر کے اوپر جوڑا بنانے کا ہے۔ البتہ گردن پر ان کا جمع کر لینا، تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر عورت نے بازار وغیرہ جانا ہے تو اگر اسی حال میں جائے تو یہ وہ تبرج ہو گا (یعنی اظہار زینت ہو گا) جو ممنوع ہے۔ کیونکہ باوجود عبایہ (یا برقع) پہننے کے یہ پیچھے اسے بطور علامت نظر آئے گا۔ یہ تبرج ہے اور اسباب فتنہ میں ہے لہذا جائز نہیں۔ ([1]) (محمد بن صالح عثیمین)

---

[1] راقم مترجم عرض کرتا ہے کہ گدی کے پاس گردن پر جوڑا بنا لینا عام حالت میں تو جائز ہے مگر نماز کی حالت میں جائز نہیں ہے، خواہ وہ مرد بنائے یا عورت، جیسے کہ فضیلة الشیخ نے گھر سے باہر بازار وغیرہ میں اسے منع فرمایا ہے۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الرجل یصلی عاقصا شعرہ، حدیث: 646۔647 (طبع دار السلام)

(عن سعید بن أبی سعید المقبري یحدث عن أبیہ أنہ رأی أبا رافع مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بحسن بن علی علیہما السلام وہو یصلی قائما وقد غرز ضفرہ فی قفاہ فحلہا أبو رافع فالتفت حسن إلیہ مغضبا فقال أبو رافع أقبل علی صلاتک ولا تغضب فإني سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک کفل الشیطان یعنی مقعد الشیطان یعنی مغرز ضفرہ)

"جناب ابو رافع رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے جبکہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، اور انہوں نے اپنے بال اپنی گدی کے پاس بصورت جوڑا اکٹھے کیے ہوئے تھے۔ چنانچہ ابو رافع رضی اللہ عنہ ان کے بال کھولنے لگے، تو حسن رضی اللہ عنہ غصے سے ان کی طرف متوجہ ہوئے تو ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا: اپنی نماز پڑھیے اور غصے مت ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، فرماتے تھے کہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ یعنی اس طرح سے جوڑا باندھ کر یا بنا کر نماز پڑھنا۔"

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 689

محدث فتویٰ